اتباع سنت اور صوفیاء کرام
تالیف
فقیہ العصر حضرت مولانا
مفتی عبدالشکور صاحب ترمذی
نوّر اللہ مرقدہ
www.alhaqqania.org

فقیہ العصر حضرت مفتی سید عبد الشکور ترمذی قدس سرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اتباع سنت اور صوفیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ

وخیر امور الدین ما کان سنۃ　　　وشر الامور المحدثات البدائع

یہ ایک علمی اور تاریخی صداقت ہے کہ جملہ بزرگان دین کا محور عمل صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی تھی۔ وہ تمام اعمال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع کرتے تھے۔ چونکہ صفائی قلب اور تزکیہ نفس براہ راست تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ثمرہ ہے اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا صلہ ارشاد خداوندی فاتبعونی یحببکم اللہ میں محبوبیت الٰہی کو قرار دیا گیا ہے اس لئے حضرات صوفیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے سنت نبوی اور طریقہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا اس درجہ اہتمام فرمایا کہ اس آسمان دنیا کے نیچے اس کی کوئی نظیر چشم فلک نے نہیں دیکھی۔

سنت عربی میں راستہ اور طریقہ کو کہتے ہیں یہ ایک دینی اصطلاح ہے جس کا مقصود یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طرز زندگی اور طریقہ عمل کو اپنے اعمال وافعال کا مدار اور مبنیٰ بنالیا جائے اور کوئی فعل وعمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے خلاف نہ کیا جائے کیونکہ

تمام بھلائیوں کا سرچشمہ اور سب خوبیوں کا مخزن فخر دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے آپ کی سنت کی اتباع ہی سے دین ودنیا کی بھلائی اور خوبی حاصل ہوسکتی ہے اتباع سنت کے بغیر نہ تو کوئی نجات کا راستہ ہے اور نہ کتاب وسنت کے بغیر کوئی نسخہ شفاء اور روحانی امراض کا علاج ہے اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ صاف وپاکیزہ پانی وہاں سے ملتا ہے جہاں سے چشمہ پھوٹتا ہے سرچشمہ سے دور جاکر پانی اکثر گدلا ہوجاتا ہے اس کا اصلی رنگ وغیرہ قائم نہیں رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ حضرات صوفیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کو جس طرح مضبوطی سے پکڑا تھا اور ہر عمل میں سنت کی پیروی کی تھی اسی طرح ان کے کاموں پر صدہا بدعات بعد کے متوسلین نے ایجاد کرلیں جو ان بزرگان دین رحمہم اللہ کے مقدس ناموں کی آڑ میں پھل پھول رہی ہیں۔ لہٰذا اب یہ دیکھنا چاہیے کہ خود صوفیائے کرام رحمہم اللہ جو سرچشمہ ہدایت ہیں انہوں نے قولاً وعملاً سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر کس درجہ عمل کیا ہے اور کہاں تک اپنے متبعین ومتوسلین کو سنت پر چلنے کی تاکید فرمائی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ غالباً دوسری صدی ہجری کے وسط تک تعلیم کتاب وسنت، تزکیہ باطن، تطہیر نفس، شریعت وطریقت کے دوجداگانہ مدرسے نہ تھے بلکہ حسب تصریح قرآن عزیز تعلیم کتاب وسنت اور تزکیہ نفس دونوں کام ایک ہی جگہ ہوتے تھے اور آج کی طرح خانقاہ جن میں تزکیہ نفس ہوتا ہے اور مدارس جن میں

تعلیم کتاب وسنت کا کام ہوتا ہے ان کی جداگانہ اور الگ حیثیت قائم نہ تھی جس طرح اب تقریباً تمام عالم اسلامی کے اندر قائم ہے دارالعلوم دیوبند البتہ ایک ایسی درس گاہ ہے جس نے اس دور میں سلف صالحین کے نقش قدم پر مدارس اور خانقاہ کے امتزاج کو اپنے علمی وعملی نظام میں وہ درجہ دیا ہے جو کتاب وسنت کا مدعا تھا اور جس کی نظیر پیش کرنے سے نہ صرف ہندوستان بلکہ بہت حد تک عالم اسلامی قاصر ہے۔ یہ بات میں اپنے علم کی حد تک کرر ہا ہوں ہوسکتا ہے کہ کوئی دوسری درسگاہ بھی ایسی ہی ہو لیکن اگر یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے تو پھر یہ ایک ناقابل انکار صداقت ہے کہ دارالعلوم دیوبند ایک ایسی درس گاہ یا خانقاہ ہے جس سے ایسی ایسی برگزیدہ شخصیتیں پیدا ہوئیں جو اپنی انفرادیت اور علوم شان سے تنہا ایک جماعت اور مستقل ادارہ ہیں جن کی علمی اور عملی زندگی اور جامعیت نے مدارس اور خانقاہ کی تفریق کو مٹا دیا اور جمع بین الشریعت والطریقت ان کا خاص محمودی وصف بن گیا یہ دارالعلوم کا ہی فیض ہے جس سے نہ صرف ہند وپاکستان کے گوشہ گوشہ اور کونہ کونہ میں بلکہ بعض دوسرے ممالک میں بڑے بڑے جامع اور دینی مدارس قائم ہیں اور ان کے ذریعہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی ترویج واشاعت کا کام سلف صالحین کے اسوۂ حسنہ کے مطابق انجام پزیر ہور ہا ہے اشاعت سنت دارالعلوم کا امتیازی اور خصوصی شعار ہے یہ مضمون زیر ترتیب ''اتباع سنت'' بھی دارالعلوم کا فیض اور اس اس سے استفادہ اور خوشہ چینی کا نتیجہ

ہے۔بہر حال حضرات صوفیاء کرام رحمہم اللہ جو کہ خاص امت ہیں اتباع سنت کے بارہ میں سب سے پیش پیش ہیں اب ہم چشتیہ،نقشبندیہ،قادریہ،سہروردیہ چاروں طریقوں کے مشہور اکابر نیز دوسرے اکابرین صوفیاء کرام رحمہم اللہ کے چند ارشادات وواقعات ذیل میں درج کرکے فیصلہ ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔

(۱) حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے ''اے لوگو تم میں سے جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کرے گا وہ شفاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم رہے گا''۔(تاریخ اجمیر)

(۲) حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''صدق محبت متابعت است'' سچی محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا نام ہے(فوائد الفوائد)

(۳) حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ یہ ان بزرگوں میں سے تھے جن سے کبھی کوئی کام خلاف سنت ظہور میں نہیں آیا اور نہ ان سے نماز کی جماعت کبھی چھوٹتی تھی (مسالک السالکین) ایک مرتبہ کا قصہ ہے کہ حضرت خواجہ محمود چراغ دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک مجلس میں تشریف رکھتے تھے یاروں نے دف کے ساتھ سماع اور قوالی شروع کردی آپ فوراً کھڑے ہوگئے اور مجلس سے کنارہ کش ہوگئے دوستوں نے بیٹھنے پر اصرار کیا فرمایا خلاف سنت ہے ساتھیوں نے کہا کہ آپ سماع سے منکر ہوگئے اور پیر کے طریقہ سے پھر گئے فرمایا یہ حجت

اور دلیل نہیں دلیل اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے چاہیے
کسی نے یہ بات حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچا دی
کہ محمود اس طرح فرماتے ہیں، خواجہ نے فرمایا محمود ٹھیک کہتے ہیں اور حق بات وہی
ہے جو وہ کہتے ہیں (تقصار و مسالک)

(۴) حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں
: قرآن وسنت کو اپنا پیشوا بنالو اور ان پر عمل کرو اور لوگوں کی کہی سنی باتوں سے
دھوکہ نہ کھاؤ (فتوح الغیب)

(۵) حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق علامہ
شیخ سعد الدین حموی فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا نور ان کی
پیشانی سے ظاہر تھا اتباع سنت کا اندازہ ان کی کتاب "عوارف" سے کیا جا سکتا
ہے مشہور محدث اور شارح بخاری حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کے طریقہ کے
پیروکار تھے (تقصار) نیز حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بھی
اپ ہی کے مرید اور صحبت یافتہ تھے۔

(۶) حضرت شیخ خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ہمارے
طریقہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ور آپ کے اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم
کی پیروی کی جائے۔

(۷) حضرت شیخ عبدالخالق بخدوانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فناء نفس آنکس

رامسلم شود کہ روئے براہ حق و کتاب خدا بدست راست و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بدست چپ و در میان ایں دو روشنائی (تقصار) ایسے شخص کا فنائے نفس مسلم ہے جو راہ حق پر چلتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب داہنے ہاتھ میں اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ میں لے کر انہیں دونوں کی روشنی شمع راہ بناتا ہے۔

(۸) حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کا ارشاد ہے کہ: سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں دوپہر کو سورہنا ان کروڑھا کروڑ راتوں کے بیدار رہنے سے جو متابعت نبوی کے مطابق نہ ہو بہتر اور افضل ہے اسی طرح شریعت کے مطابق پہلی شوال عید کے دن روزہ نہ رکھنا سال بھر برابر بغیر حکم شریعت روزہ رکھنے سے بہتر ہے (مکتوبات)

(۹) حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ وصیت فرماتے ہیں: در جمیع اصول عمل سنت را باید، ہر حالت میں عمل سنت پر کرنا چاہیے۔

(۱۰) حضرت ابو سعید بن ابی الخیر رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہے کہ ایک شخص آیا اور مسجد میں پہلے (خلاف سنت) بایاں پیر رکھا آپ نے فرمایا پلٹ جا میں اس سے ملنا نہیں چاہتا جو دوست کے گھر میں جانے کا طریقہ نہیں جانتا۔

(۱۱) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: پاخانہ پیشاب اور ہر کام کے اندر سنت طریقہ کی رعایت کرنا مسافر خانہ اور مدرسہ تعمیر کرنے سے بہتر ہے اس لئے کہ سالک آداب سنت کی رعایت سے مقام قرب

تک پہنچتا ہے اور اس کے ترک کرنے سے نیچے گرتا ہے۔ (تقصار)

(۱۲) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ در بار خداوندی میں سوال کرتے ہیں اے خدا! مجھ کو کیا کرنا چاہیے حکم ہوا ہمارے دوست محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کے سوا تو اپنی خودی سے نجات نہیں پا سکتا اس لئے اپنی آنکھوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاک پا کو سرمہ بنا کر ڈال اور انہیں کی پیروی میں ثابت قدم رہ (تذکرۃ الاولیاء)

(۱۳) انہی بایزید رحمہ اللہ کا واقعہ ہے کہ ایک بزرگ کی ملاقات کیلئے تشریف لے گئے ان بزرگ نے قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکا آپ واپس آئے اور فرمایا اگر یہ شخص ذرہ بھر بھی طریقت جانتا تو شریعت کے خلاف عمل نہ کرتا۔

(۱۴) حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ مرض الموت میں مبتلاء تھے نزاع کا وقت تھا گویائی کی قوت جواب دے چکی تھی ایک خادم وضو کرا رہا تھا داڑھی میں خلال کرانا بھول گیا حضرت شبلی نے خادم کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر خلال کرایا تا کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی جز وفروگزاشت نہ ہونے پائے۔ سبحان اللہ! یہ ہے اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیٰ صاحبہا۔

(۱۵) حضرت ابو محمد سہل بن عبداللہ تستری رحمہ اللہ تعالیٰ نے تصوف کے اصول کس جامعیت سے بیان فرمائے ہیں: اصولنا سبعة اشياء التمسك بكتاب الله والاقتداء بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم واكل الحلال

وکف الاذی واجتنـــاب الـمـعــاصـــی والتوبة واداء الحقوق(التاج المکلل) تصوف میں ہمارے یہاں سات چیزیں اصولی ہیں (۱) اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑنا (۲) رسول اللہ کی سنت پر چلنا (۳) حلال کھانا (۴) کسی کو تکلیف نہ دینا (۵) گناہوں سے بچنا (۶) توبہ کرتے رہنا (۷) حقوق واجبہ کو ادا کرتے رہنا۔

(۱۶) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب تک ایک ہاتھ میں خدا کی کتاب اور دوسرے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو نہ پکڑلو تصوف کے راستہ پر نہ چلو اگر ایسا نہ کیا تو شبہات کے گڑھے میں گروگے بدعت کی تاریکی میں ضرور مبتلا ہو جاؤگے۔ (تذکرۃ الاولیاء)

(۱۷) قطب عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی کا ارشاد ہے بصفائے باطن راہ نجات آں جہاں ماراجز شرع محبت نیست، تزکیہ باطن اور نجات اخروی کیلئے آج ہمارے پاس سوائے اتباع شریعت کے اور کوئی چارہ نہیں (مکتوب نمبر ۲۷۸)

مذکورہ بالا واقعات اور شہادات اکابر طریقت رحمہم اللہ تعالٰی کی روشنی میں یہ بات کافی طور پر پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ تمام خوبیوں کا سرچشمہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اتباع سنت ہے اور اصلی فقیری اور سچی درویشی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والوں ہی کی پیروی میں مل سکتی ہے۔

(۱۸) حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے آیت

فاتبعونی یحببکم اللہ کا مفہوم عجیب وغریب اور عارفانہ بیان کیا ہے جو جان محبت اور روح طریقت ہے ارشاد ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھ میں اس قدر محبوبیت کی شان ہے جو میری چال چلتا ہے (یعنی سنت کی پیروی کرتا ہے) وہ بھی اللہ کا محبوب ہو جاتا ہے۔

اے اللہ! تمام اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ جو آپ کے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چل کر آپ کے سچے محبوب بن چکے ہیں ان سب کے طفیل اس نا کارہ عاجز کو بھی اپنے محبوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے کی توفیق عنایت فرما کر اپنا محبوب بنالے، آمین ثم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔